سوال

(974)۲۰۰ کلومیٹر سفر کرنے والے کے لیے مسافت کی مقدار کتنی ہوگی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے شوہر روزانہ ملازمت کے سلسلے میں آنے جانے کا ۲۰۰ کلومیٹر سفر طے کرتے ہیں۔ صبح نماز فجر کے بعد روانہ ہوتے ہیں اور عصر سے پہلے گھر پہنچتے ہیں۔ ظہر کی نماز قضاء ادا کرتے ہیں۔ اب آپ یہ واضح کریں کہ وہ نمازِ ظہر اور عصر قصر کر کے پڑھیں؟ رسالہ میں آپ نے ایک سائل کو ۲۵ کلومیٹر پر نمازِ قصر کرنے کا فرمایا ہے، لیکن جو یہ کہا جاتا ہے کہ پندرہ دن کی نیت ہو تو قصر کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ آپ کے شوہر سفر کے دوران نمازِ ظہر قصر کر سکتے ہیں۔ اور عصر کے وقت وہ چونکہ گھر تشریف لے آتے ہیں اس لیے نماز عصر وہ پوری ادا کریں گے اور اگر کسی وقت راستے میں عصر کا وقت بھی آجائے تو ظہر کی طرح اسے بھی دوگانہ پڑھا جا سکتا ہے۔ بوقتِ ضرورت ظہر و عصر میں جمع تقدیم وتاخیر کا بھی جواز ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ایک جگہ مستقل اقامت کے بغیر جب تک آدمی سفر میں ہے وہ قصر کر سکتا ہے۔ اگرچہ کئی سال گزر جائیں۔ (سنن ترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي کَمْ تُقْصَرُ الصَّلَاۃُ، رقم:۵۴۸) اور اگر کسی جگہ بہ نیت وارادۂ مستقل چند یوم ٹھہرنے کا پروگرام ہو تو کتنے روز قصر ہو سکتی ہے؟ اس بارے میں اہلِ علم کے بہت سارے اقوال ہیں۔ ان میں سے ایک قول پندرہ روز کا بھی ہے، لیکن سنداً یہ حدیث کمزور ہے۔ (سنن أبي داود، بَابُ مَتَی یُتِمُّ الْمُسَافِرُ؟، رقم: ۱۲۳۱)

صحیح بات یہ ہے کہ بایں صورت قریبًا چار روز تک قصر ہو سکتی ہے، کیونکہ ''حجۃ الوداع'' کے موقع پر رسول اللہ ﷺ چار ذوالحجہ کو مکہ میں داخل ہوئے تھے اور آٹھ تاریخ کو نکل گئے تھے۔ پھر جب تک آدمی حالت سفر میں ہو وہ قصر کر سکتا ہے۔ میلوں سے اس کی کوئی حد بندی نہیں۔ البتہ بعض اہلِ علم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کی بناء پر ابتدائِ قصر کے لیے احتیاطًا نو کوس بیان کیے ہیں۔ ۲۵ کلومیٹر کا ذکر میرے جواب میں نہیں تھا۔ بلکہ یہ سائل کے سوال میں تھا۔ میں نے صرف اتنی مسافت پر قصر کا جواز بیان کیا ہے۔ حصر (تحدید) مقصود نہیں تھا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

كتاب الصلوٰة : صفحہ :792

محدث فتویٰ